ولا تلبسوا الحق بالباطل

التلبیسات الشیطانیة

بریلوی علماء کی تلبیسات

مؤلف

محمد عدنان حنفی

ولا تلبسوا الحق بالباطل

التلبیسات الشیطانیة

یعنی

بریلوی علماء کی تلبیسات

مؤلف

محمد عدنان حنفی

تفصیلات

نام کتاب	بریلوی علماء کی تلبیسات
مؤلف	محمد عدنان حنفی
سنہ اشاعت	۲۰۲۳ء/ ۱۴۴۴ھ

فہرست مضامین

انتساب

پیارے بابا جان حضرت مولانا محمد جاوید صاحب ادام ظلہ کے نام جن کی مشفقانہ تربیت نے فقیر کو اس قابل بنایا۔

اور

پیاری امی جان جن کی نیک تمنائیں ہمیشہ ساتھ رہتی ہے۔

اور

جملہ اساتذہ کرام کے نام۔

اللہ تعالی میرے والدین اور جملہ اساتذہ کرام کو ہمیشہ سلامت رکھیں اور ان کی زندگی میں برکت دیں۔آمین

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لاشریک لہ والصلوۃ والسلام علی علی رسولہ

الکریم امابعد :

کسی چیز کواس کی حقیقت کے برعکس ظاہر کرنا تلبیس کہلاتا ہے۔اس مجموعہ میں بریلوی علماء کی تلبیسات کو یکجا کیا گیا ہے، راقم الحروف ماضی قریب میں چند بریلوی کتب کا مطالعہ کیا کسی غرض سے تو اس میں بہت سارے تلبیسات ملے جن کو نشاندہی کر دیا۔

اب پہلی فرصت میں ان کو شائع کر دیا تا کہ حق و باطل میں امتیاز ہو جائے اور ظالم و مظلوم میں فرق واضح ہو جائے ، کہ کیسے کیسے مظلوموں پر کس انداز میں فتوی کفر لگایا گیاان سب کی تلبیسات اس مجموعہ میں موجود ہے۔

ہمارا واسطہ ایک ایسی جماعت سے پڑی ہے جو بالکل لکیر کے فقیر ہے، نہ بات سننے کو تیار ہے نہ سمجھنے کو، ہمارے اکابرین علما دیوبند کی عبارات میں انہیں گستاخی نظر آتا ہے، جب کہا جاتا ہے کہ جناب اس کا مطلب یہ ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ نہیں یہ ایسا ہی ہے جیسا ہمارے آباواجداد نے اس سے مرادلیا ہے۔

ہم نے بارہا کہا ہے کہ ایک سنجیدہ پڑھے لکھے آدمی کو بٹھاؤ اور ہمارے اکابرین کی عبارات کو ان کو سامنے رکھو پھر ان کا مدعا ان کے سامنے پیش کرو پھر پوچھو کہ ان

عبارات میں کیا گستاخی ہے۔جو فیصلہ وہ کرے گا فریقین تسلیم کریں۔

یقینا ایک سنجیدہ عقل مند انسان عقل سے کام لے، ان عبارات پر اور پھر اس کے مدعا پر غور کریں تو قوی امید ہے اس کے عقل میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں آئے گی ۔

اب براہین قاطعہ کی عبارت پر غور کریں، اس میں ایسا کیا ہے جس کی بنیاد پر آج یہ لوگ سیخ پا ہے، حضرت سہارنپوریؒ نے ایک بات کہہ دی کہ شیطان اور ملک الموت کو اللہ تعالی نے یہ قوت دی ہے بیک وقت کئی مقامات پر حاضر ہونے کی جو نصوص سے ثابت ہے، آپ ﷺ کو بیک وقت کئی مقامات پر حاضر ہونے کی کونسی نص ہے؟ ہمیں وہ نص تو پیش کریں۔

اس پر یہ بے وقوف لوگ آسمان سر پر اٹھائے ہیں کہ گستاخی ہے گستاخی ہے، ارے گستاخی کیا ہے ایک بات پوچھی ہے اس کا جواب دیں بس۔تم حضور ﷺ کو شیطان اور ملک الموت پر قیاس کیا ہم نے کہا یہ تو نص سے ثابت ہے حضور ﷺ کے لئے کونسا نص ہے وہ پیش کریں۔اب یہ بے وقوف پیش کرنے سے تو قاصر ہیں مگر شوشہ چھوڑا گستاخی کا۔

اب یہ لوگ احمد رضا کو پتہ نہیں کیا سے کیا سمجھتے ہیں ان کے کارنامے تو پیش نہیں کر سکتے البتہ ان کی تعریف میں کئی قسم کے کتب و رسائل لکھتے ہیں اگر چہ جھوٹی ہی کیوں نہ ہو، وہی خان صاحب جس کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں میں تو حیران ہوں کہ ان کو یہ بات کیسی سمجھ نہ آئی اور فتوی ٹھوک دیا۔

میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر احمد رضا خان واقعی ایسا تھا جس طرح آجکل یہ لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں تو یقینا سچا اور پکا ان کو اکابر اربعہ کی عبارات سمجھ میں آ گیا ہوگا اور مصنفین کا مدعا بھی سمجھ میں آ گیا ہوگا، پھر رہی بات فتوی کی تو فتوی کسی اور وجہ سے لگایا ہوگا، اور اگر ایسا نہیں تھا ہمیں بھی یقین ہے ایسا نہیں ہوگا، تو فتوی جہالت کی بناء پر لگایا جس طرح عبارت کو سمجھا اور منہ اٹھا کر گیا علماء حرمین کے سامنے اپنی جہالت کا خوب چرچا کیا۔

بہر حال! سچ اور جھوٹ ہمیشہ سامنے آتے ہیں اور جھوٹ ہمیشہ جھوٹ ہی رہتا ہے اور ختم ہوتا ہے، آج بھی دیکھا جائے کہا ہے وہ حسام الحرمین سوائے چند لوگوں کے جو اس کو یاد کرتے ہے اور شائع کرتے ہیں، اس حسام الحرمین سے اکابرین علماء دیوبند کی عزت میں نہ کوئی فرق آیا اور نہ آئے گا۔ الحمدللہ حسام الحرمین سے پہلے بھی علماء دیوبند وہی کھڑے اور وہی موقف اپنا رہے تھے آج بھی وہی کھڑے ہیں اور ان کی عزت و وقار میں کچھ فرق نہیں آیا، ہاں حسام الحرمین پر بریلوی اختلاف کر گئے آپس میں تقسیم ہوئے بعض نے تسلیم کیا بعض نے نہیں۔ لیکن الحمدللہ علماء دیوبند کی جن عبارات پر فتوی کفر لگایا گیا وہ آج بھی وہی برقرار ہے اور علماء دیوبند ان کو تسلیم کرتے ہیں۔ جس علماء حرمین کو دھوکہ دیا گیا تھا، آج دنیا جانتا ہے کہ اسی حرمین شریفین میں علماء دیوبند کی کیا عزت ہے اور بریلویوں کی کیا عزت ہے، یہ الگ بات ہے بریلوی خود کو طفل تسلیاں دیں کہ ہمیں وہاں عزت کیوں نہیں ہے فلاں وجہ سے فلاں وجہ سے۔ خدا کی شان جس حرمین شریفین میں ان کو بدنام کرنے کی سازش کی گئی اسی حرمین میں اللہ نے ان کو شان

بخشی۔

الحمدللہ آج بھی احمد رضا کے بہت سے معتقدین ہے جو خان صاحب کے اس فتوی سے متفق نہیں، اور علماء دیوبند کے ساتھ ان کے رہن سہن ہے کوئی کچھ نہیں کہتا۔

اللہ تعالی ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

نوٹ: یہ چند تلبیسات جو دوران مطالعہ نشاندہی کیا گیا تھا، مزید جب بھی بریلویوں کی کتب سے واسطہ پڑا تو ان شاء اللہ ان کی نشادہی کرنے کے بعد پہلی فرصت میں اسی کتاب میں شامل کرکے دوبارہ شائع کیا جائے گا۔

اس رسالہ سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ باقی قابل اعتراض باتوں میں تلبیس نہیں، جو باتیں ذکر کیا گیا ہے محض اس میں تلبیس ہے۔ یہ واضح تلبیسات ہے جس کا عبارت مفہوم کچھ اور ہے لیکن بیان کچھ اور انداز سے کیا گیا ہے۔

کتبہ محمد عدنان حنفی غفراللہ ذنوبہ

۱۵/۴/۲۰۲۳ء

۲۴ رمضان مبارک ۱۴۴۴ھ بروز ہفتہ

تلبیسات مولوی احمد رضا خان بریلوی

تقویۃ الایمان کی عبارت:

تقویۃ الایمان یہ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تصنیف ہیں ۔جس میں توحید خداوندی پر بحث کیا گیا ہے۔ اور شرک و بدعت کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی عبارات میں خان صاحب بشمول بریلویت کس قدر تحریفیں کئے اور خان صاحب کی طرف سے شاہ صاحب پر کیا فتوی لگائے گئے اور کیسے کیسے عقائد اپنی طرف سے بنا کر شاہ صاحب کی طرف منسوب کئے اور پھر آخر میں خان صاحب بریلوی نے ان کی تکفیر سے کف لسان اختیار کرنا، یہ الگ موضوع ہیں اس پر علمائے اہلسنت نے تفصیلی کلام کیا ہیں۔

اب ذرا ملاحظہ فرمائیں تقویۃ الایمان کی عبارت میں کس قدر فراڈ بازی کیا ہیں۔

خان صاحب الکوکبۃ الشہابیہ صفحہ ۱۹ / ۲۰ پر تقویۃ الایمان کی چند عبارات نقل کرنے کے بعد کیا نتیجہ اخذ کرتا ہے ملاحظہ فرمائیں:

''تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔

صفحہ ۱۶ و ۱۷ اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو۔ صفحہ ۱۸ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ صفحہ ۷ اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔

یہاں انبیاء و ملائکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف

انکار کیا ہے اور اس کا افتراء اللہ تعالی اور اس کے رسولوں پر رکھ دیا یہ کفر یہ بھی صدہا کفریات کا مجموعہ ہے''۔

(الکوکبۃ الشہابیہ ص/ ۱۹، ۲۰)

قارئین کرام! حیرت ہوتی ہے ایسے شخص پر جس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیا جائے اور اس کے ہر پہلو پر الگ الگ کتب لکھا جائے (اگر چہ جھوٹی ہی کیوں نہ ہو) وہ ایک عبارت کو نہ سمجھ سکے۔ یا پھر سمجھا تو صحیح لیکن اپنی عادت سے مجبور تھا ایسا کر لیا۔

میں دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر خان صاحب میں واقعی ایسا علم تھا جیسا کہ آجکل ان کے متبعین کہتے ہیں تو یقینا وہ اس عبارت سے وہی مطلب لیا ہوگا جو شاہ صاحب کا ہے۔ ورنہ بصورت دیگر یہ ماننا پڑے گا کہ خان صاحب کی تعریف میں جو غلو کیا جا رہا ہے وہ جہالت کے بناء پر جسے افسانہ ہی کہا جا سکتا ہے یا آباؤ و اجداد کے سنی سنائی باتیں ۔

عجیب تماشا بنایا ہے یہ خان صاحب کے پیرکاروں نے ،بس جو خان صاحب نے لکھ دیا ہے جیسا نتیجہ اخذ کیا ہے وہی صحیح ہے اگر چہ ہمارے عقل اس کے خلاف ہی کیوں نہ کہے۔ اور اگر کسی بریلوی کے سمجھ میں اصل بات آ جائے تو دوسرے متشددین جو خان صاحب کے شیدائی ہیں وہ تو ان کو چھوڑتے نہیں اور کفر کے فتوی لگا دیتے ہیں کہ اس نے مسلک اعلحضرت کو چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک مسلک اعلحضرت کو چھوڑنا کفر ہے یا بالفاظ دیگر جو خان صاحب کی عبارات سے متفق نہ ہو وہ دائرہ

اسلام سے خارج ہے۔

اب ذرا تقویۃ الایمان کی عبارت دیکھو میں تو کہتا ہوں کہ کوئی اگر عبارت کی سیاق و سباق کو نہ دیکھے بھی وہ سمجھ جاتا کہ متکلم یہاں کیا کہہ رہا ہے اور اس سے ان کی مراد کیا ہے۔شاہ صاحبؒ فرمارہے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو صرف میری عبادت کرو۔ یہ ہے شاہ صاحب کا مراد، اب خان صاحب کو دیکھو اس نے بات کہا سے کہا لائی۔

کیونکہ شاہ صاحب نے وہ آیات اور احادیث کے ضمن میں یہ بات کی ہے جس میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ میری عبادت کرو میرے سوا کسی کی عبادت مت کرو۔اور اسی سے متعلق احادیث بھی پیش کیا ہیں ان میں سے ایک حدیث معاذ بن جبلؓ والی حدیث ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اگر تم قتل کئے جاؤ یا جلا دئے جاؤ۔اسی کے تحت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو، اب اہل انصاف غور کریں اور بتائیں کہ یہاں نتیجہ وہی ہوگا جو خان صاحب بریلوی نے اخذ کیا ہے یا پھر وہی ہوگا جو شاہ صاحب نے لیا ہے۔

تحذیر الناس کی عبارت:

قارئین کرام! تحذیر الناس قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی مختصر تصنیف ہے۔جس میں اثر ابن عباسؓ پر ہونے والے اشکالات کے جوابات ہیں
۔

تحذیر الناس میں وہ چال بازی اور فراڈ بازی احمد رضا خان نے کیا ہے، اگر کسی شریف النفس کو دکھایا جائے تو یقینا کانوں کو ہاتھ لگا کر ایسے عالم سے پناہ مانگے گا۔فقیر علماء کے درمیان بہت سے اختلافات کو دیکھا ہے، پڑھا ہے حتی کہ ان علماء کی کتب کو پڑھا ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کے کفر پر اجماع ہے، یا اگر یہ کافر نہیں تو دنیا میں کون کافر ہے، جیسے ابن عربیؒ کے بارے میں اور کہنے والوں کو ہم اپنے اکابر میں شمار کرتے ہیں۔انہوں نے بھی اپنے مخالفین کی عبارات میں ایسا نہیں کیا، لیکن چند عناصر نے ہمیں ایک ایسا مولوی دیا جو اس کام میں مہارت تامہ رکھتا تھا۔

اصل مقصد کی طرف آتا ہوں، مولوی احمد رضا خان بشمول متبعین سب کا یہی دعوی ہے کہ تحذیر الناس میں حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے اور اس بناء پر وہ کافر ہے، حتی کہ ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔اور یہی فتوی علماء حرمین نے ان پر دیا ہے۔

حسام الحرمین کا پس منظر:

یہاں مختصرا علماء حرمین کے فتاوی جات کا پس منظر بیان کرتا چلوں تا کہ مسئلہ آسانی سے سمجھ میں آجائیں۔مولوی احمد رضا نے ایک فتوی تیار کیا جو بعد میں حسام الحرمین کے نام سے مشہور ہوا۔اور اس فتوی میں خان صاحب نے مرزا غلام احمد اور اس کے ساتھ ساتھ علماء دیوبند کے چار اکابر (حضرت نانوتوی، حضرت خلیل احمد سہارنپوری، حضرت رشید احمد گنگوہی، حضرت تھانوی رحمہم اللہ) کی عبارات کو بھی پیش کیا۔اور پھر

علماء حرمین نے اس فتوی کی تائید کر کے تقاریظ لکھ دیئے کہ مذکورہ اشخاص کافر ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعوی کیا تھا اور علماء کرام فتوی جاری کئے تھے اور کرر ہے تھے کہ یہ شخص کافر ہے۔ اور اس کا چرچا عام ہوگیا کہ ایسا جھوٹا مدعی نبوت ہے جو اپنے کو نبی کہتا ہے، پھر علماء کرام اس پر کفر کے فتوی دے رہے تھے۔

عین اسی وقت میں احمد رضا نے موقع کو غنیمت جان کر علماء حرمین کے سامنے مرزا غلام احمد کے ساتھ انہیں اکابر کا نام بھی ڈالا اور ایک کے متعلق کہا کہ یہ بھی منکر ختم نبوت ہے دوسرے کے بارے میں کہا کہ یہ نبی ﷺ کے گستاخ ہیں حضرت گنگوہیؒ کے متعلق کہا کہ یہ اللہ تعالی کو جھوٹا تسلیم کرتا ہیں۔ (معاذ اللہ)

تو علماء حرمین نے سمجھا کہ یہ مرزا کے ساتھ ساتھ یہ بھی انہیں اشخاص میں سے ہیں انہوں نے اس بارے میں تو کوئی تحقیق نہیں کی کیونکہ مرزا کا دعوی نبوت مشہور ہوا تھا۔ تو انہوں نے لکھ دیا کہ مرزا کے ساتھ ساتھ یہ لوگ بھی کافر ہیں۔

مولوی عبدالحکیم شرف قادری لکھتے ہیں کہ:

''۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلویؒ نے المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتوی پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلا شک وشبہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔

(پیش لفظ حسام الحرمین اردو معہ تمہید الایمان ص/۸)

اب دیکھئے ذرا فتوی پہلے سے تیار کیا تھا لیکن پیش بعد میں کیا، سوال یہ ہے جس وقت احمد رضا کو ان اکابر کی عبارات میں کفر نظر آیا اس وقت انہوں نے کیوں علماء حرمین کو ارسال نہ کیا کہ ہمارے ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں؟

پھر دیکھئے کہ علماء حرمین کا یہ کہنا کہ مرزائی قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ کافر ہیں، یہ بھی اس بات پر دال ہیں کہ علماء حرمین کو اصل حال کا معلوم نہیں تھا، انہوں نے یہ سمجھا یہ بھی مرزائی کے ساتھ ہیں یا پھر مرزا جیسے عبارات انہوں نے بھی لکھی ہیں۔

علماء حرمین نے کیا فتوی دیا؟

اب ذرا علماء حرمین کی تقاریظ پر غور کریں تو حقیقت واضح ہوجائے گی۔ حسام الحرمین کے مقرظین میں سے ایک حضرت مولانا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہؒ کا ہے وہ کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

''اس لئے کہ جو ان اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملت اسلام و مذہب سنت و جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی وحماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں۔''

قارئین کرام! غور کریں اس سے ایک بات یہ واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت کو اکابر اربعہ کے بارے میں معلومات نہیں ہے تبھی تو شرط کے ساتھ اپنے قول کو مقید کر رہے

ہیں۔

دوسری بات اس سے اکابر اربعہ کی تکفیر ہرگز نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت اپنے قول کو شرط کے ساتھ مقید کررہے ہیں کہ (جو ان اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے۔ بے شک وہ کافر ہے) اب اس شرط پر نہ تو علماء دیوبند کا وہ عقائد ہے جو حسام الحرمین میں مشرح ہیں اور نہ ان کا اعتقاد رکھتے ہیں اعتقاد تو درکنار حسام الحرمین میں جو عقائد علماء دیوبند کی جانب منسوب کئے ہیں خود علماء دیوبند ان کو کفریہ سمجھتے ہیں۔

پس حضرت نے اس شرط پر تکفیر کردی ہے جو ان اقوال کا اعتقاد رکھتا ہوں اور علماء دیوبند حسام الحرمین میں بیان کئے گئے عقائد کو خود باطل قرار دیتے ہیں۔ تو شرط تو پایا ہی نہیں گیا، جب شرط نہیں پایا گیا تو مشروط بھی باطل ہوا۔ اور ہمارے مخالفین نے شرط کو چھوڑ کر مشروط کو عوام کے سامنے بیان کرتے ہیں۔

انہیں مقرظین میں سے ایک علامہ شیخ صالح کمال صاحب ہے ان کی تقریظ ملاحظہ فرمائیں:

''اور بے شک گمراہی کے وہ پیشوا جن کا تم نے نام لیا ایسے ہی ہے جیسا تم نے کہا اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوار قبول ہے تو ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان سے ڈرائے۔''

قارئین کرام! دیکھے یہاں بھی وہی بات ہے کہ حضرت کو معلوم نہیں ان کی حالات

اور حضرت نے خان صاحب بریلوی کو کہا کہ ان اکابر اربعہ کے بارے میں جو کچھ تم نے کہا اور ان کا جو حال تم نے بیان کیا ان پر وہ کافر ہیں۔ غور کریں یہاں بھی حضرت فتویٰ اس بات پر دے رہا ہے جو خان صاحب نے کہا ہے اور خان صاحب نے جو کچھ حسام الحرمین میں بیان کیا ہے خود علماء دیوبند بھی ان عقائد کو تسلیم نہیں کرتے اور بلکہ قائل کو خارج از اسلام سمجھتے پھر یہ فتویٰ ہم پر کیسے لگ سکتا ہے جب کہ ہمارا یہ عقیدہ ہی نہیں اور علماء حرمین کا فتویٰ اس جیسے اعتقاد رکھنے والے پر ہیں۔

مدینہ منورہ کے علماء میں سے ایک مفتی سید اشرف احمد برزنجیؒ ہے، وہ اپنی تقریظ میں براہین قاطعہ کی عبارت کے متعلق کیا کہتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

''تو رشید احمد مذکورہ کا یہ کہنا (یعنی عبارت براہین قاطعہ میں جو کہا ہے) ایک یہ کہ اس میں اس کی تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور ﷺ کا اور یہ صاف صاف حضور اقدس ﷺ کی شان گھٹانا ہے، اور دوسرے یہ کہ اس نے حضور سید عالم ﷺ کے علم کی وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا اور چاروں مذہب کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی ﷺ کی شان اقدس گھٹانے والا کافر ہے''

(حسام الحرمین مترجم)

قارئین کرام! اگر غور کریں تو بات واضح ہوجاتی ہے یہ عبارت صاف صاف بتلا رہا ہے کہ حضرت کو اصل حال کا معلوم نہیں جو بات احمد رضا نے پیش کی اسی پر فتوی دے رہا ہے، اور خود حضرت کو معلوم نہیں کہ براہین قاطعہ میں جس علم کی نفی کی ہے وہ کونسا علم ہے، اگر اس علم کا پتہ چلتا تو خان صاحب کو لینے کے دینے پڑتے۔

مزید آخر میں لکھتے ہیں کہ:

''یہ حکم ہے ان فرقوں اور ان شخصوں کا اگر ان سے یہ شنیع باتیں ثابت ہوں''

لیجئے حضرت برزنجیؒ بھی اس شرط پر کافر کہہ رہے ہیں کہ اگر ان سے یہ باتیں ثابت ہو، اور الحمدللہ ایسی باتیں ہم سے ثابت ہی نہیں، اور ہمارے علماء کرام کا بھی یہی فتوی ہے کہ اگر ایسی باتیں کسی سے بھی ثابت ہوجائے تو وہ کافر ہے۔

آخر میں حضرت شیخ فاضل عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی کا فتوی ہے انہوں نے تو کمال کی بات کی ہے ملاحظہ فرمائیں:

''فاذا ثبت و تحقق ما نسب لهؤلاء القوم''

پس اگر ثابت اور متحقق ہوجائے وہ باتیں جو ان کی طرف منسوب کیا ہیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ:

''فعند ذلک یحکم بکفرهم''

پس پھر یہ ان کے کفر پر حکم کرتا ہے۔

آگے اپنے اس مشروط قید کی وضاحت یوں کرتا ہے کہ:

''ہم نے ثبوت وتحقیق کی قید اس لئے لگادی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور اس کے راستے دشوار ہیں''۔

یقیناً تکفیر کے راستے انتہائی دشوار ہیں، فقہاء کرام اس میں انتہائی محتاط تھے، ایک خان صاحب کو نہ جانے کیا ہوگیا تھا کہ تکفیر میں اتنے جلد باز تھے، تکفیر تو پہلے کرچکا تھا لیکن علماء حرمین کے سامنے پیش کرنے کی نہ جانے کیا وجہ تھی۔

اب ذرا حضرت شلبیؒ کی تقریظ پر غور کریں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کو خان صاحب پر شک تھا، اسی وجہ سے کوئی خاص انداز سے تقریظ بھی نہیں لکھی اور ساتھ ساتھ اپنے قول کو معلق بالشرط الثبوت والتحقیق کردیا۔

تقریباً تمام مقرظین کا یہی حال ہے کہ انہوں نے لاعلمیت کی بناء پر فتویٰ دیا ہے اور بعض نے فتویٰ ان اقوال پر دیا ہے جو خان صاحب نے اپنے رسالہ میں بیان کیا ہیں یقیناً ایسے معتقد کو خود علماء دیوبند بھی مسلمان نہیں سمجھتے چہ جائیکہ ایسا عقیدہ رکھے۔ اور خان صاحب بریلوی نے جو عقائد علماء دیوبند کی جانب منسوب کرکے علماء حرمین کے سامنے پیش کیا پھر وہ ان پر فتویٰ دیا۔ میں سمجھتا ہوں خان صاحب اگر یہی فتویٰ پورے دنیا کے مفتیان کرام کے سامنے پیش کرتے حتی کہ علماء دیوبند کے تو وہ بھی فتویٰ کفر دے دیتے۔ کیونکہ خان صاحب نے معنی کفریہ بیان کیا ہے اور ظاہر ہے ایسے معتقد کو دنیا کا کونسا مفتی مسلمان کہہ سکتا ہے۔

آج بھی اگر کوئی شخص کسی کی طرف کفریہ باقوال منسوب کرکے جاکر کسی مفتی کے سامنے پیش کریں تو ظاہر سی بات ہے مفتی یہ نہیں کہے گا کہ یہ شخص کافر ہے بلکہ کہے گا ایسا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے اور یہ شخص اسی بناء پر کافر ہے۔ خان صاحب نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر علماء حرمین کا فتویٰ بھی ایسا ہی تھا تو اس میں ایسی بات نہیں ہے جو بریلوی کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کو علماء حرمین نے کافر کہا ہے۔

جناب والا! آج اگر کوئی شخص احمد رضا کی چند عبارات کو نقل کرکے غلط انداز مین بیان کریں اور پھر مفتی صاحب سے فتویٰ لیں تو ظاہر ہے مفتی صاحب کا یہ کام نہیں ہوتا

کہ وہ جا کر تحقیق کریں کہ اس شخص نے واقعی ایسا کچھ کہا ہے یا نہیں بلکہ وہ تو اقوال کو دیکھتا ہے اگر ان کا نظریہ اسلامی تھا تو لکھ دے گا مسلمان ہے اگر کفریہ تو لکھ دے گا کہ ایسا شخص کافر ہے۔

لہذا علماء حرمین کے فتاوی جات پر بریلویوں کو خوش ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسا کام ہر کوئی کرسکتا ہے لیکن ہر کوئی حاسد نہیں ہوتا، اور نہ اس جیسی حرکت کر کے اپنا ایمان خراب کرسکتا ہے۔

اب ذرا ملاحظہ فرمائیں خان صاحب نے تحذیر الناس میں کیا فراڈ کیا ہیں، سب سے پہلے عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں بعد ازاں ترجمہ:

''ومنهم الوهابية الأمثالية والخواتمية وقد قصصنا عليك أقوالهم وشأنهم وأنهم كانوا وبانوا فيما قبل وهم مقتسمون إلى الأميرية نسبة إلى أمير حسن وأمير أحمد السهسوانيين والنذيرية المنسوبة إلى نذير حسين الدهلوي والقاسمية المنسوبة إلى قاسم النانوتي صاحب تحذير الناس وهو القائل فيه لو فُرض في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلّم بل لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلّم نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته وإنّما يتخيل العوام أنه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى آخرالنبيين مع انه لافضل فيه أصلاً عند أهل الفهم الخ۔۔۔''

(حسام الحرمین صفحہ/ ۵۵،۵۶ رضا اکیڈمی)

ترجمہ: دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور خواتمیہ (یعنی نبی ﷺ کے سوا اور طبقات میں چھ خاتم النبیین موجود جاننے والے) اور ہم سابق میں ان کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں ایک امیریہ امیر حسن وامیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو۔ جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ۔''

حسام الحرمین مترجم صفحہ/ ۱۴ مکتبہ نبویہ لاہور)

حسام الحرمین کے جس عربی نسخہ سے ہم نے عبارت نقل کی ہے، اس کے حاشیہ میں لکھا ہیں کہ:

''تحذير الناس لقاسم ابن اسد على النانوتوى ت ۱۲۹۷ بديوبند (نزهة الخواطر) وقد غير هذا الكتاب معنى ''ختم نبوة'' وقد جوز فيه مجيئ نبى جديد غير نبينا عليه السلام

كما سياتي بالتفصيل''۔(صفحہ/۵۶)

تحذیر الناس قاسم بن اسدعلی نانوتوی کی کتاب ہے جو انتقال کر گئے ۱۲۶۹ ھ دیوبند میں اور اس کتاب میں ختم نبوت کے معنی کو تبدیل کیا ہے اور اس میں نئی نبی کے آنے کی اجازت دی ہیں ہمارے نبی ﷺ کے علاوہ۔(اس جھوٹ اور دھوکہ بازی پر لعنۃ اللہ علیہ الکاذبین کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔عدنان)

قارئین کرام! دنیا میں اگر فراڈ بازی کا کھیل ہوتو بریلوی اس کھیل کو بغیر محنت اپنا نام کر دیں گے۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں کہ تحذیر الناس کی عبارت میں خان صاحب نے کیا چال بازی کی ہے۔

(۱) سب سے پہلے یہ کہ انہوں نے قاسم نانوتوی بلکہ اکابر اربعہ کو وہابی ظاہر کیا ہے ۔حالانکہ علماء دیوبند حنفی ہیں اور وہابی محمد بن عبدالوہاب کے معتقدین کو کہتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اب بریلوی اس کی تاویل میں کہتے ہیں کہ تمہارا فلاں مولوی نے محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں ایسا لکھا ہے ویسا لکھا ہے اسی نسبت سے تم وہابی ہو۔ لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ اس کو تاویل کا نام دینا ہی مناسب نہیں ۔ یہ نرالا اصول بریلویوں کو مبارک ہو جب بھی اپنے اکابرین کی تاویل کرنے بیٹھ جاتے ہیں تو نہ جانے کہا کہا سے اصول گھڑ لیتے ہیں۔کبھی کہتے ہیں کہ تمہارا فلاں مولوی محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں یوں لکھا ہے اسی بناء پر ہم تمہیں یا خان صاحب نے تمہیں وہابی کہا۔ کبھی کہتے ہیں فلاں مولوی نے فلاں کتاب پر تقریظ لکھیں ہیں لہذا یہ کتاب انہیں کی سمجھی جائے گی۔حقیقت یہ ہے کہ مولوی احمد رضا علماء دیوبند کو بدنام کرنا چاہتا اور علماء

حرمین کا ذہن میں وہابی کو لانا چاہتا تھا کیونکہ اس وقت وہابیت کو بدنام کیا گیا ہے کہ ان کے یہ یہ عقائد ہیں۔ظاہر ہے خان صاحب جب کفر کے فتوی دینے پر آئے تو ہر فرقہ کا الگ الگ نام لے کر کہتا ہے کہ یہ کافر ہے وہ کافر ہے : دیوبندی ، وہابی ،چکڑالوی، نیچری سب کافر ہے۔فتوی دینے پر بھی خان صاحب کو چاہیے تھا کہ صرف یہ کہہ دیتا کہ وہابی کافر ہے بس،اس میں دیوبندی وہابی دونوں آ گئے۔

(۲) دوسرا سب سے بڑا فراڈ جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ مذکورہ عبارت تحذیر الناس کے کسی مستقل صفحہ پر نہیں ہے بلکہ ایک عبارت ایک صفحہ سے لیا ہے دوسرا کسی اور صفحہ سے اور تیسرا کسی اور صفحہ سے ، اب ذرا عبارت کے مطابق عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں ترتیب وار۔

پہلی عبارت جو لیا ہے وہ تحذیر الناس کے صفحہ ۱۳ سے لیا ہے اور اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''لو فُرض في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلّم ''

دوسری عبارت تحذیر الناس کے صفحہ ۲۵ سے لیا ہے جس کا عربی ترجمہ یوں پیش کیا ہے:

''بل لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلّم نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته ''

تیسری عبارت تحذیر الناس کے صفحہ ۳ سے لیا جس کا ترجمہ عربی ترجمہ یوں کیا ہے

:

"وإنّما يتخيل العوام أنه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى آخر النبيين مع انه لافضل فيه أصلاً عند أهل الفهم"

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا تحذیر الناس کے مختلف صفحات سے مختلف عبارات کو ایک عبارت بنا کر پیش کیا گیا ہیں، ہم ترتیب وار ہر عبارت کو پیش کریں گے۔

پہلی عبارت جو خان صاحب نے پیش کیا ہیں اس کی عربی عبارت تو پیش ہو چکا ہے اب تحذیر الناس سے اصل اردو عبارت ملاحظہ فرمائیں:

"بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"

(تحذیر الناس ص/ ۱۳)

اب اس کا عربی ترجمہ خان صاحب نے کیا کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

"لو فرض في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلّم"

قارئین کرام! ہمیں بتلایا جائے کہ کیا یہ مکمل عبارت کا ترجمہ ہے یا صرف ایک دو لفظ کا؟ ظاہر ہے مکمل عبارت کا ترجمہ تو نہیں صرف "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو" کا ترجمہ ہے تو پھر یہ پہلے احمد رضا خان کے دھوکہ اس کے بعد مترجمین کا دھوکہ دیکھیے انہوں نے حسام الحرمین کا ترجمہ کرتے وقت تحذیر الناس کی مکمل عبارت نقل کی ہے۔ ماقبل ہم نے عربی عبارت کا ترجمہ مکتبہ نبویہ لاہور سے پیش کیا ہے جو حسام الحرمین کا ترجمہ شائع کیا ہے جس کا پیش لفظ عبدالحکیم شرف قادری نے

لکھا ہے۔ ترجمہ تحذیر الناس کی مکمل عبارت نقل کر دی ہے۔ ملاحظہ ہو (حسام الحرمین مکتبہ نوریہ ص/ ۱۴) اور اسی طرح ایک حسام الحرمین کے نئے ایڈیشن جو اکبر بک سیلرز لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس میں بھی مکمل عبارت نقل کر دی گئی ہیں۔

(ملاحظہ ہو حسام الحرمین ص/ ۷۰)

کیا یہ فراڈ بازی نہیں اور پھر تماشہ دیکھیے کہ خان صاحب نے تو فراڈ کر لی پھر رہ گئے چیلے انہوں نے کیا کر دی، جو خان صاحب نے نقل ہی نہیں کیا انہوں نے اس کو نقل کر دیا۔ عجیب بات ہے ایک نے تو عبارت گھٹا دی اور دوسرے نے عبارت بڑھا دیں۔ اس پر ان کی جہالت و ہٹ دھرمی پر ماتم ہی کیا جا سکتا ہے اور کچھ نہیں۔

دوسری عبارت ملاحظہ فرمائیں:

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

(تحذیر الناس ص/ ۲۵)

اس کا عربی ترجمہ خان صاحب نے جو پیش کیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

"بل لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلّم نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته"

اور تیسری عبارت یہ ہے:

"سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر

روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخرزمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں‘‘

(تحذیرالناس ص/ ۳)

اس کا عربی ترجمہ خان صاحب نے یوں پیش کیا ہے:

’’ وإنّما يتخيل العوام أنه صلى الله تعالى عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى آخر النبيين مع انه لافضل فيه أصلاً عند أهل الفهم ‘‘

قارئین کرام! غور کریں کجا عربی ترجمہ اور کجا اردو عبارت، اس میں تقدم یا تاخر زمانی کا ترجمہ نہیں کیا ہے۔اور پھر حضرت نانوتویؒ نے عوام کی بات کی ہے۔اب اس میں کفر کی کیا بات جو احمد رضا نے اسے کفریات میں شمار کیا ہے۔مزید زیادہ سے زیادہ حضرت نانوتویؒ کو غلط بیانی کا طعنہ دیا جاسکتا تھا کہ عوام کا یہ نظریہ نہیں ہے آپ نے غلط بیانی کی ہے، بلکہ فلاں کا یہ نظریہ ہے۔

(۳) احمد رضا خان کا دعوی یہ ہے کہ حضرت نانوتویؒ منکر ختم نبوت اور آپ ﷺ کے بعد نیا نبی آنے کا قائل ہیں اور اپنے اس دعوی پر انہوں عبارات وہ پیش کیا ہے جس کو شرط کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ ’’لوكان فيهما آلهة الا الله لفسادتا‘‘، یعنی اگر زمین وآسمان میں اللہ کے سوا دوسرا الہ ہوتا تو ضرور فساد ہوتا۔اب کوئی کہہ سکتا ہے یہاں توحید میں خلل آگیا ہرگز نہیں۔

اسی طرح حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا، اب یہاں تو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔اسی طرح حضرت نانوتویؒ نے فرمایا اس میں کیا حرج

ہے۔

(۴) احمد رضا خان نے جو سب سے بڑا فراڈ کیا وہ یہ کہ انہوں نے تحذیرالناس کی تین مختلف عبارات کو ایک عبات بنا کر پیش کیا ہے۔اور مخاطبین کو یوں دھوکہ دیا کہ یہ ایک مستقل عبارت ہے جو حضرت نانوتویؒ نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں۔اور پھر کیا ضرورت تھی کہ آخری عبارت کو درمیان میں رکھ دیں اور درمیانی عبارت کو شروع میں رکھ دیں اور شروع والی عبارت کو آخر میں رکھ دیں۔

ظاہری بات ہے احمد رضا نے ایک مکمل کفریہ مضمون تیار کیا، حالانکہ علماء حرمین نے تحذیرالناس تو نہیں پڑھی تھی اور وہ یہ سمجھے کہ مکمل عبارت یہی ہے۔

بریلوی تاویلات:

اب بریلوی تاویلات کو دیکھیے، ایک تو کفریہ مضمون بنا کر پیش کیا اوپر سے اس کی تاویلات کیا جارہا ہے۔

(۱) ابوکلیم صدیق فانی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ اعلی حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیرالناس کی تین عبارتوں کو مسلسل کلام میں بیان فرمایا ہے لیکن حضرت موصوف پر یہ الزام سراسر غلط ہے کہ انہوں نے ناتمام فقروں کو مختلف صفحات سے لے کر ایک ہی فقرہ بنا ڈالا۔حقیقت یہ ہے کہ حسام الحرمین میں تحذیرالناس کی تین مستقل عبارتوں کا خلاصہ مسلسل کلام میں بیان کر دیا گیا ہے‘‘

(افتخار اہلسنت ص/ ۱۰)

اور اسی سے قریب قریب یہی بات سعید احمد کاظمی نے بھی لکھی ہے۔ اصل یہ بات سعید احمد کاظمی نے کہی ہے پھر ابوکلیم صاحب نے وہاں سے یہ بات لی ہے۔ (ملاحظہ ہو التبشیر بردالتحذیر ص/۱۱)

پہلے تو اس کا تضاد دیکھے۔ پہلے کہتے ہیں کہ ''اعلی حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تین عبارتوں کو مسلسل کلام میں بیان فرمایا ہے'' پھر اس کے متصل ہی اس کے خلاف کہتا ہے کہ ''لیکن حضرت موصوف پر یہ الزام سراسر غلط ہے کہ انہوں نے ناتمام فقروں کو مختلف صفحات سے لے کر ایک ہی فقرہ بناڈالا'' اور ایک اسی کتاب میں آگے جا کر لکھتے ہیں کہ ''امام احمد رضا نے تحذیر الناس کی مختلف صفحات سے تین عبارتیں لے کر ان کا خلاصہ عربی میں تحریر فرمایا ہے جس سے تین کفریات کی نشاندہی ہوتی ہے'' (ص/۲۵)

جناب کو جواب لکھتے وقت خود معلوم نہیں تھا کہ کیا لکھ رہا ہوں، ایک طرف کہتا ہے کہ تحذیر الناس کی تین عبارتوں کو مسلسل کلام میں بیان فرمایا ہے اور دوسری طرف کہتا ہے کہ اعلحضرت پر یہ الزام غلط ہے کہ انہوں نے ناتمام فقروں کو مختلف صفحات سے لے کر ایک ہی فقرہ بناڈالا۔ جب تین عبارتوں کو مسلسل کلام میں بیان فرمایا تو وہ تین عبارت کس صفحہ پر تھے ایک یا مختلف، اگر ایک تھے تو تیرا یہ کہنا غلط ہوگا کہ تین عبارتوں کو مسلسل کلام میں بیان فرمایا کیونکہ جب وہ ایک ہی صفحہ پر ہیں تو صرف عبارت ہی کہا جائے گا نہ کہ تین۔ اور اگر مختلف صفحات سے لیا پھر دوسری بات خود بخود باطل ہوگا۔

خیر یہ تو تھا تضاد بیانی، اب آتے ہے اصل بات کی طرف، موصوف کہتا ہے کہ اعلی حضرت پر یہ الزام غلط ہے کہ انہوں نے ناتمام فقروں کو مختلف صفحات سے لے کر ایک ہی فقرہ بناڈالا۔ حالانکہ بالکل احمد رضا خان نے ایسا ہی کیا ہے۔ ہم نے ماقبل پہلے فقرہ کو پیش کیا عربی عبارت اور تحذیر الناس سے بھی پیش کیا۔ اور عبارت بھی مختلف صفحہ سے لیا ہے۔

رہی یہ بات کہ تین عبارتوں کا خلاصہ بیان کیا ہے تو عرض ہے جناب یہ کوئی مزاق نہیں کسی کو کافر کہہ رہے ہو اور کفر کا فتوی دے رہے ہو اس کے لئے ان کی عبارتوں کا خلاصہ بیان کرر ہے ہو۔ لہذا مکمل عبارت نقل کرتے الگ الگ اور خلاصہ کے بجائے صاف کہہ دیتے یہ ہے ان کا کلام اب کیا اس کلام میں کوئی کفر ہے کہ نہیں۔ وہ تو پہلے سے کفریہ مضمون تیار کیا تھا اور موصوف کہتا ہے کہ خلاصہ بیان کیا ہے۔ سبحان اللہ

(۲) لکھتے ہیں کہ

''تحذیر الناس کی ان تینوں عبارتوں کو ترتیب سے پڑھا جائے یا بے ترتیب، ایک عبارت کو پڑھا جائے یا تینوں کو ہر ایک کا وہی مطلب ہوگا جو بیان کیا جا چکا ہے اور یہ تینوں عبارتیں اسلام کے تین اصولی عقیدوں کے خلاف ہیں''

(ص/۱۲)

ہمیں آپ کے پڑھنے کی ضرورت نہیں آپ کس طرح پڑھے اور کس طرح مطلب نکالے، ہمیں اعتراض اس بات پر ہے کہ احمد رضا نے تینوں عبارات کو کیوں ایک ہی عبارت بناڈالا، الگ الگ کیوں بیان نہیں کیا۔ اور یہ بھی بتایا جائے اگر خان

صاحب کو ایک ہی عبارت بنانی تھی تو وہ شروع سے شروع کرتا یعنی ترتیب وار پہلی عبارت لاتا پھر دوسری اور پھر تیسری ، لیکن انہوں نے ترتیب کو بھی چھوڑ دیا کیا بریلویوں کے عقل میں یہ بات نہیں آتی اور کیا وہ اس پر سوچتے بھی نہیں کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ **فاعتبروا یااولی الابصار**

(۳) لکھتے ہیں کہ:

''تحذیر الناس کی تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ مستقل کفریہ عبارتیں ہیں انہیں ترتیب سے لکھا جائے یا بے ترتیب ان کا کفر اپنی اپنی جگہ پر برقرار رہے گا، جیسے تین کافروں کا ایک قطار میں کھڑا کر دیا جائے پھر پہلے کو تیسرے کی جگہ اور تیسرے کو پہلے کی جگہ کھڑا کر دیا جائے تو وہ کافر کے کافر ہی رہیں گے، امام احمد رضا نے تحذیر الناس کی مختلف صفحات سے تین عبارتیں لے کر ان کا خلاصہ عربی میں تحریر فرمایا ہے جس سے تین کفریات کی نشاندہی ہوتی ہے''۔

(ص/ ۲۵)

اگر یہ تینوں کفر تھے تو خان صاحب علماء حرمین کو یوں ہی ایک فقرہ میں دھوکہ نہ دیتے بلکہ الگ الگ بیان کرتے ۔ اگر اس بات کو تسلیم کرلیا جائے تو پھر مرزا قادیانی کے چند عبارات الگ الگ کیوں ذکر کیا مختلف کتب سے ان کو بھی ایک ہی فقرہ میں لاتا اور کہہ دیتا یہ کافر ہے اس وجہ سے ۔ کیونکہ مرزا کی براہین احمدیہ اور ازالہ اوہام سے کئی حوالہ جات خانصاحب نے نقل کیا ہے، تو ان کو بھی ایک ہی عبارت میں پیش کرتے لیکن ان کو تو الگ الگ بیان کیا ہے۔

(۴) نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں کہ:

''یہ قطعاً غلط ہے کہ حسام الحرمین میں وہابیہ کی عبارات میں قطع و برید کر کے کفری معنی پیدا کئے گئے ہوں ۔ عبارتیں بلفظہا نقل کی گئیں ہیں ۔ انہیں پر فتوی لے لیا گیا ہے، انہیں کو علماء حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے ۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں تھیں تو ان کو اختصار کے لئے یکجا لکھ دیا ہے ۔ ان میں سے ہر ایک عبارت کفری معنی رکھتی ہے ۔ مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنی نہیں پیدا کئے گئے، یہ محض افتراء ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کر سکتا ہے''۔

(الصوارم الہندیہ مع التحقیقات لدفع التلبیسات ص/ ۱۹۸)

ہمارے فہم سے یہ بات باہر ہے کہ بریلوی قطع و برید کس کو کہتے ہیں ۔ حسام الحرمین میں تحذیر الناس سے ایک یہ فقرہ لیا ہے:

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو''

اب بریلوی بتائے کہ یہ قطع و برید نہیں تو پھر آپ قطع و برید کس کو کہتے ہیں ہمیں تو سمجھائے۔

کہتے ہیں کہ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے ہزاروں جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اب صاف بات کہنے سے جب بھاگتے ہیں تو کوئی کچھ کہتا ہے تو کوئی کچھ ۔ ماقبل میں ابوکلیم کی عبارت پیش کیا جا چکا ہے وہ کہتا ہے کہ عبارت کا خلاصہ پیش کیا ہیں حسام الحرمین میں، جب کہ نعیم الدین کہتا ہے کہ عبارات کو بلفظہا نقل کیا گیا ہیں ۔

پھر کہتا ہے کہ انہیں عبارات پر فتویٰ لیا گیا ہے اور انہیں کو علماء حرمین نے کفر قرار دیا ہے۔ اب ان الو کے پھٹوں کو کون سمجھائے کہ کفریہ مضمون کو کون اسلامی مضمون کہے گا یا اس کی تائید کرے گا۔ ظاہر سی بات ہے کہ جب مضمون کفریہ ہو تو فتویٰ بھی اسی کے مطابق دیا جائے گا نہ اس کے خلاف۔ مولوی احمد رضا کے بیان کردہ مضمون کو تو علماء دیوبند نے بھی کفر قرار دیا ہے، اور اس جیسے مضمون سے برأت کا اعلان کیا گیا ہیں پھر فتویٰ کس پر ہے۔

حفظ الایمان کی عبارت:

خان صاحب بریلوی نے حفظ الایمان کی عبارت میں کیا تلبیس سے کام لیا ہے ملاحظہ ہو عربی عبارت:

''اشرف علی التانوی صنف رسیلة لاتبلغ اربعة اوراق وصرح فیها بان العلم الذی لرسول الله صلی الله علیه وسلم بالمغیبات فان مثله حاصل لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بهیمة وهذا لفظه الملعون۔۔۔الخ''

(حسام الحرمین عربی ص/ ۶۲)

خان صاحب حضرت تھانویؒ کے بارے میں جو کہا ہے ملاحظہ فرمائیں حضرت تھانوی کی عبارت:

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو

دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے''

(حفظ الایمان ص/ ۱۵)

قارئین کرام! ایک مرتبہ حفظ الایمان کی عبارت کو دیکھے پھر خان صاحب کا پیش کیا گیا عبارت کو دیکھے کیا عبارت کا یہی مطلب ہے جو خان صاحب نے پیش کیا ہے۔

خان صاحب کہتا ہے کہ حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ جو علم غیب حضور ﷺ کو حاصل ہے اسی کے مثل ہر صبی ہر مجنون بالکہ بہائم وغیرہ کو حاصل ہے۔ حالانکہ حفظ الایمان میں مثل کی بات ہی نہیں ہے کہ معاذ اللہ جتنا علم حضور ﷺ کو حاصل ہے اسی کے مثل اتنا علم زید عمرو مجنون وغیر کو حاصل ہے۔ اور خان صاحب نے اسی کے مثل بنا کر پیش کیا۔

مترجمین کا تلبیس:

اب ذرا حسام الحرمین کے مترجمین کا حال دیکھے انہوں نے مذکورہ عبارت کا کیا ترجمہ ہیں:

حسنین رضا بریلوی کا ترجمہ:

''اور اس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو

ہر بچے اور پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے“

(حسام الحرمین ص/ ۱۸ مکتبہ نبویہ لاہور)

اکبر بک سیلرز لاہور کی طرف سے شائع ہونے والا مترجم حسام الحرمین میں بھی یہی ترجمہ نقل کیا گیا ہے۔(ص ۴۷)اور مکتبۃ المدینہ کی طرف جو شائع ہوا ہے اس میں یہی ترجمہ کیا گیا ہے۔(ص/۶) پیرزادہ اقبال احمد ایم۔اے نے بھی یہی ترجمہ نقل کیا ہے۔(ص/ ۲۶)اور صاحبزادہ محمد حسن جیلانی نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے۔(ص/ ۱۱۷)

قارئین کرام! آپ اندازہ لگائیں کس طرح عبارت سے پہلے کفریہ عبارت بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔کوئی خوف خدا نہیں نہ جانے اس طرح مضمون بنا کر پیش کرنا جب کہ متکلم کا ایسا کچھ مراد نہ ہو اور نہ وہم میں ہوا،کس قلم سے لکھ دیتے ہیں نبی ﷺ کی شان میں ایسی باتیں۔

حفظ الایمان کی عبارت میں نہ تو ایسا کوئی لفظ ہے جس سے یہی مفہوم بنتا ہو اور نہ کوئی ایسا کہہ سکتا ہے اور نہ کسی مسلمان کے ذہن میں ایسی بات آسکتا ہے یہ سب تلبیسات ہیں۔**نعوذ باللہ من ھذا الفھم والمراد**

شرح مواقف کی عبارت اور بریلوی تاویلات:

حفظ الایمان کی عبارت کے جواب میں علماء اہلسنت کی جانب سے شرح مواقف کی عبارت پیش کیا گیا ہے،اس پر بریلویوں کی جانب سے کچھ تاویل کی گئی ہیں، پہلے شرح مواقف کی عبارت ملاحظہ فرمائیں اور اس کے بعد جوابات۔

”قلنا ما ذکرتم مردود بوجوہ اذا لاطلاع علی جمیع المغیبات لایجب للنبی اتفاقا منا و منکم ولھذا قال سید الانبیاء ولوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء والبعض ای علی البعض لایختص بہ ای بالنبی کما اقررتم بہ حیث جوزتموہ للمرتاضین المرضی والنائمین فلا یتمیز النبی من غیر النبی“

(شرح مواقف جلد/ ۳ ص/ ۱۷۵ بحوالہ فتوحات نعمانیہ)

ہم نے کہا جو کچھ تم نے کہا چند وجوہ سے مردود ہیں اس لئے کہ کل مغیبات پر مطلع ہونا تو نبی کے لئے کسی کے نزدیک بھی ضروری نہیں نہ ہمارے نزدیک اور نہ تمہارے نزدیک اور اسی وجہ سے جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر میں غیب کو جانتا تو میں خیر سے بہت سا جمع کرلیا ہوتا اور مجھ کو برائی نہ پہنچتی اور بعض مغیبات پر مطلع ہوجانا نبی کے ساتھ خاص نہیں جیسا کہ تمہیں خود اقرار ہے اس لئے کہ تم اس کو جائز رکھتے ہو ریاضت کرنے والوں کے لئے اور مریضوں کے لئے اور سونے والوں کے لئے،لہذا نبی غیر نبی سے ممتاز نہ ہوگا۔

یہ تھی شرح مواقف کی عبارت اور اس کا ترجمہ، یہاں سے شارح فلاسفہ پر رد کررہے ہیں جوانہوں نے کہا کہ نبی کے لئے ضروری ہے اس میں تین باتیں پائی جائی ان میں سے ایک اطلاع علی المغیبات ہیں جو واقع ہو حال، ماضی و استقبال میں ان سب پر۔

مناسب ہے کہ مختصر بیان کیا جائے کہ شرح مواقف اور حفظ الایمان کی عبارت کے ساتھ کیا مناسبت ہیں۔

سب سے پہلی بات جو شارح نے فرمائی وہ یہ ہے کہ کل غیب پر مطلع ہونا نبی کے لئے ضروری نہیں اس میں اختلاف نہیں، اور حضرت تھانویؒ نے یہی فرمایا کہ کل غیب تو صفت خاصہ خداوندی ہے اس میں کلام نہیں، کلام بعض علم غیب میں ہے۔

پھر آگے فرمایا کہ بعض علوم غیبیہ یہ تو نبی کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسا کہ تم بھی اقرار کرتے ہو۔ یہی بات حضرت تھانویؒ نے کی ہے کہ تم بعض مانتے ہو یا کل اگر بعض مانتے ہو تو یہ تو نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص نہیں جیسا کہ تم بھی اقرار کرتے ہو۔

آگے فرماتے ہیں کہ پھر نبی اور غیر نبی میں تو فرق نہیں آئے گا۔ یہی بات حضرت تھانویؒ نے کہی ہے جسے اکثر بریلوی نقل نہیں کرتے کہ پھر چاہے سب کو عالم الغیب کہا جائے، کیونکہ پھر حضور ﷺ اور باقی میں کیا تخصیص رہے گی۔

قارئین کرام! شرح مواقف اور حفظ الایمان کی عبارت میں سوائے اردو اور عربی کے اور کیا فرق ہے گویا کہ شرح مواقف کی عربی عبارت کا خلاصہ حفظ الایمان میں بیان کیا گیا ہے۔ بہر حال اہل انصاف خواہ کس مکتبے فکر سے تعلق رکھتا ہو جب دونوں عبارتوں پر غور کرے گا تو فیصلہ کرے گا کہ دونوں کفر ہے یا ایک یا دونوں اسلامی ہے۔

اب آتے ہیں بریلوی تاویلات کی طرف۔

شرح مواقف میں بچوں، پاگلوں کی تفصیل نہیں:

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں کہ:

''کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے جس کا انکر بجز معاند متاسف کے کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانات کی قطعا کوئی تفصیل مذکور نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر اسی نوعیت کی ہیں''

(الحق المبین ص/۲۱)

جب شرح مواقف میں موجود ہے کہ ''**اطلاع علی الغیب لایختص به ای بالنبی**''اس کا کیا مطلب کہ بعض علم غیب نبی کے ساتھ خاص نہیں تو مطلب غیر نبی میں پایا جاتا ہے اور ان کو حضرت تھانوی نے بیان کر دیا اس میں کیا گستاخی ہے۔شارح جب کسی عبارت کی شرح کرتا ہے تو واضح ہر چیز بیان کرتا ہے مثالوں سے سمجھاتا ہے۔اب حضرت تھانویؒ نے اس عبارت کو واضح بیان کر دیا تو اس میں گستاخی والی کونسی بات ہے۔ بریلوی ہمت کریں اور بتائیں کہ غیر نبی سے کیا مراد ہیں اور غیر نبی میں کیا کیا داخل ہے آیا صرف انسان یا حیوان، بہائم وغیرہ سب۔

شرح مواقف میں لفظ ''ایسا'' نہیں:

یہ تاویل بھی بے کار ہے جیسا کہ مولوی رحم الٰہی بریلوی حفظ الایمان پر مناظرہ میں پیش کیا تھا مولانا منظور احمد نعمانی صاحبؒ کے سامنے۔

حضرت نعمانی صاحب نے اس کا جواب یہی دیا تھا کہ حفظ الایمان اردو میں ہے

اور شرح مواقف عربی میں، اس طرح پھر یوں بھی کہے کہ شرح مواقف کا کاغذ سفید ہے اس کا زردوہ زیادہ جلدوں میں ہے یہ کم وغیرہ۔ بلکہ حفظ الایمان اور شرح مواقف کی عبارت کا مفہوم ایک ہیں، لہذا یہ تاویل صحیح نہیں کہ لفظ ایسا وہاں موجود نہیں ہے۔

براہین قاطعہ کی عبارت:

حسام الحرمین کی عربی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

''فانه صرح فی کتابه البراهین القاطعة وما هی والله الا القاطعة لما امر الله به ان یوصل بان شیخهم ابلیس اوسع علمامن رسول الله صلی الله علیه وسلم وهذا نصه الشنیع بلفظه الفظیع ۔۔۔الخ''

حسام الحرمین کے مترجمین نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''اس نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں تصریح کی اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر ان چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے کہ ان کے پیر ابلیس کا علم نبی ﷺ کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اس کا برا قول خود اس کے الفاظ میں یوں ہے۔۔۔الخ''

قارئین کرام! مثل مشہور ہے کہ بے حیاء باش وہرچہ خواہی کن یعنی جب حیاء ہی ختم ہوا تو اب جو چاہے کرلیں۔ دنیا میں کیا کوئی مسلمان جو حضور ﷺ کو آخری نبی مانتا ہے اگرچہ جاہل ہی کیوں نہ ہو کیا ایسا کہہ سکتا کہ شیطان کا علم نبی کریم ﷺ کے علم

سے زیادہ ہے۔ چہ جائیکہ ایک عالم دین کی طرف یہ نسبت کرے۔ نعوذ باللہ منہ ذلک میں متشدد بریلویوں سے مخاطب نہیں ہوں اہل انصاف اور سنجیدہ قسم کے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں، چھوڑ و حسام الحرمین اور براہین قاطعہ کو اُس نے کیا لکھا اور اِس نے کیا لکھا ہے ایک طرف رکھ دو اس کو۔ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر قسم اٹھا کر اپنے دل سے پوچھو کہ کیا واقعی خلیل احمد سہارنپوریؒ نے ایسا لکھا ہے کیا واقعی ان کا یہی عقیدہ تھا اور کیا واقعی عبارت میں اسی کے متعلق ہے؟

دیکھو جو کچھ بتاتے یا لکھتے ہو اس کا جواب اللہ کے ہاں دینا ہے اکابرین کی طرف مت دیکھو انہوں نے کیا لکھا ہے کیا مراد لیا ہے اپنے علم کے بنیاد پر ایک مرتبہ براہین کی عبارت پڑھو پھر فیصلہ کرو کہ بحث کیا ہے۔

قارئین کرام! کتنا بڑا دجل اور فریب ہے کہ ''شیطان کا علم نبی ﷺ کے علم سے زیادہ ہے'' کون ہے وہ بے ایمان اور ابوجہل کا اولا جو ایک طرف حضور ﷺ کی عزت اور آپ کو خاتم النبیین تسلیم کریں پھر ایسی بات لکھے یا کہے، یقین جانے ہمارا تصور ہی نہیں ہوتا ایسی بات کی طرف یہ ظالم ایسے معنی کہا سے پیدا کر کے لاتے ہیں اور کیسا ان کا ضمیر برداشت کرتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

اتنی بڑی بات لکھ کر کسی کی جانب منسوب کر رہے ہیں پھر کیا سامنے والے سے یہ توقع کریں کہ وہ اس کی تعریف کریں، علماء حرمین ہی نہیں بلکہ کائنات کے کسی مفتی کے پاس بھی اس بات کے اسی انداز میں پیش کریں خدا کی قسم اگر وہ ایسے کہنے اور لکھنے والے کو مسلمان ماننے کے لئے تیار ہوجائے ہم خود اس کے ایمان میں شک کریں گے

-

یہ کفر کا مسئلہ اگر چہ خان صاحب کے نزدیک بچوں کا کھیل ہے لیکن الحمدللہ علماء اہلسنت اس میں بہت محتاط ہے، براہین قاطعہ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے کہ نبی ﷺ کا علم معاذ اللہ شیطان سے کم ہے، وہاں اس علم کا بحث چل رہا ہے جو ہمارا اور بریلویوں کا مابین مختلف فیہ ہیں، اور بریلویوں کے نزدیک ایسے علم کے منکر کو کافر نہیں کہا جائے گا۔یعنی کہ علم غیب حاضر وناظر وغیرہ۔مطلق علم کی بحث نہیں ہے۔

حضرت رشید احمد گنگوہیؒ پر افترا:

حضرت رشید احمد گنگوہیؒ کے بارے میں احمد رضا خان کیا کہتا ملاحظہ ہو:

''ومنهم الوهابية الكذابية أتباع رشيد أحمد الكنكوهي، تقول أولاً على الحضرة الصمدية تبعاً لشيخ طائفته إسماعيل الدهلوي عليه ما عليه بإمكان الكذب وقد رددت عليه هذيانه في كتاب مستقل سميته سبحان السبوح عن عيب كذب مقبوح وأرسلته إليه وعليه بصيغة الالتزام من بوسطة، وأتت منه الرجعة بواسطتها منذ إحدى عشرة سنة، وقد أشاعوا ثلاث سنين أن الجواب يكتب كتب، يُطبع، أرسل للطبع، وما كان الله ليهدي كيد الخائنين(فما اسْتَطَعُوا مِن قِيَام وَمَا كَانُوا منتصرين)والآن إذ قد أعمى الله بصر من قد عميت بصيرته

من قبل فأتي يرحى الجواب وهل يجادل ميت من تحت التراب ثم تمادي به الحال، في الظلم والضلال حتى صرّح في فتوى له قد رأيتها بخطه وخاتمه بعيني، وقد طبعت مراراً في ينبي وغيرها مع ردّها أن من يكذب الله تعالى بالفعل ويصرح أنه سبحانه وتعالى قد كذب وصدرت منه هذه العظيمة فلا تنسبوه إلى فسق فضلاً عن ضلال، فضلاً عن كفر فإنّ كثيراً من الأئمة قد قالوا بقيله، وإنما قصارى أمره أنه مخطئ في تأويله''(حسام الحرمين)

تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے اور میں نے اس کا یہ بے ہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اس کی طرف اور اس پر بھیجی اور بذریعہ ڈاک اس کے پاس سے رسید آ گئی جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھاپا جائے گا چھپنے کو بھیج دیا، اور اللہ عزوجل اس لئے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالی نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں جس کی ہیئے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں۔تو اب جواب کی امید کہاں اور کیا خاک کے نیچے سے مردہ جھگڑنے آئے گا پھر تو ظلم وگمراہی میں اس کا

یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اس کا مہری دستخط میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ) تعالیٰ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو اس لئے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی''۔ (حسام الحرمین مترجم)

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ احمد رضا کے نزدیک تکفیر اور عدم تکفیر کا مسئلہ بچوں کا کھیل تھا۔ جب چاہے کسی کو کافر بنائے اور جب چاہے تکفیر سے کف لسان اختیار کرے، چنانچہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تکفیر سے کف لسان اختیار کیا اس لئے کہ ان کی توبہ مشہور تھی یا اس نے توبہ کیا ہوگا (اور اس مسئلہ میں تو بریلوی اس قدر دلدل میں پھنس چکے ہیں کہ اب حیران ہے کیا تاویل کرے اس مسئلہ پر بریلویوں میں بڑا چہ میگوئیاں چل رہا ہیں، تفصیل بڑی کتب میں موجود ہیں۔) اور حضرت گنگوہیؒ کی تکفیر اس لئے کردی کہ میں نے ان کا فتوی دیکھا ہے۔

جناب آپ نے دیکھا ہے دکھایا تو نہیں؟ وہ فتوی کہا ہے، کب لکھا ہے، کیا تحقیق کی ہے کہ یہ حضرت گنگوہیؒ کا فتوی ہے، بس جو دیکھا تکفیر کردی اور جو سنا تو عدم تکفیر، مطلب سنی سنائی باتوں پر کسی کی تکفیر کرتا تو کسی کی عدم تکفیر۔ اور یہی تو اس کا تلبیس تھا۔

تلبیسات مولوی حشمت علی خان

یہ اعلیٰ حضرت کے خلفاء میں سے ہے اور پیر کا حال تو آپ نے دیکھ لیا اور اسی سے مرید کی حالت کا بھی قیاس کریں کہ جب پیر ایسا تھا تو مرید کا کیا حال ہوگا۔

براہین قاطعہ کی عبارت:

براہین قاطعہ میں ایک خواب کا ذکر ہے جو یوں نقل کیا گیا ہے کہ:

''ایک صالح فخر عالم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی؟ آپ تو عربی ہے، فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی''

(براہین قاطعہ ص/ ٦٣)

اب اس کو حشمت علی خان کس انداز میں پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو:

''اسی گنگوہی نے براہین قاطعہ کے ص/ ۲۶ پر رسول اللہ ﷺ کو اردو زبان میں دیوبندی مُلّوں کا شاگرد بتایا''۔ (جبکہ براہین قاطعہ حضرت سہارنپوریؒ کی تصنیف ہے نہ کہ حضرت گنگوہیؒ کی۔ عدنان)

(فتاوی حشمتیہ ص ۸۲)

قارئین کرام! غور کریں کہ کس انداز سے لوگوں کو تاثر دے رہا ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ دیوبندی ملاؤں کا شاگرد ہے۔ ظاہری بات ہے جب کوئی شخص براہین قاطعہ کی عبارت سے ناواقف ہوگا تو وہ یہی سمجھے گا کہ معاذ اللہ انہوں نے حضور ﷺ

کو اپنا شاگرد تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں وہ ایک خواب ہے اور خواب بظاہر کچھ اور ہوتا ہے اور حقیقت میں کچھ اور ہوتی ہے، لہذا ایسے تلبیسات سے بچے۔ نعوذ باللہ من شرور المضلین

تلبیس: دیوبندی علم غیب خداوندی کا منکر ہے:

مولوی حشمت علی خان لکھتے ہیں کہ:

''وہابی دیوبندی دھرم خدا کے علم غیب سے بھی انکاری ہے۔ وہابیوں دیوبندیوں غیر مقلدوں کا اصل مذہب یہ ہے کہ خدا کو بھی علم غیب نہیں ہے۔ ہاں اسے اتنی قدرت ضرور ہے کہ جب چاہے غیب کو دریافت کر لے جب چاہے جاہل رہے''

(فتاوی حشمتیہ ص/ ۱۴۴)

اب معلوم نہیں کہ جناب حالت سکر میں یہ فتوی لکھا ہے یا کسی اور حالت میں۔ ایک جھوٹ تو یہ بولا کہ دیوبندیوں کا مذہب یہ ہے کہ خدا کو بھی علم غیب نہیں ہے، جب ہمارے نزدیک خدا کو بھی علم غیب نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی علم غیب نہیں تو پھر یہ علم غیب کی بات کہا سے آگئی اور یہ بھی بتائے کہ دیوبندی جب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے علم غیب نہیں مانتے تو پھر کس کے لئے مانتے ہیں۔

دوسری طرف جناب خود اپنے اس جھوٹ کا رد کر رہا ہے ایک طرف کہتا ہے کہ دیوبندی خدا کے لئے علم غیب مانتے ہی نہیں پھر آگے کہتا ہے کہ لیکن دیوبندی اس قدر مانتے ہے کہ اللہ کو اختیار ہے جب چاہے غیب کو دریافت کر لیں یہ اسی کے اختیار میں

ہے۔

جناب والا جب غیب ہی نہیں مانتے پھر علم غیب پر قدرت چہ معنی دارد۔ جب علم غیب ہے ہی نہیں تو علم غیب کو کیسے دریافت کر سکتا ہے، غیب کو دریافت وہ کر سکتا ہے جس کو علم غیب حاصل ہو، اور جس کو حاصل ہی نہیں وہ علم غیب کیسے دریافت کر سکتا ہے۔

لہذا حقیقت سے اس کا کچھ بھی تعلق نہیں، اگر دیوبندی اللہ تعالی کو عالم الغیب نہ مانے تو پھر ماننے والے کون ہے، الزام دینے والے خود اللہ تعالی کی اس صفت میں مخلوق کو شریک مانتے ہیں اور الزام اوروں کو دیتے ہیں۔

تلبیس: تقویۃ الایمان کی شان قرآن سے زیادہ ہے:

لکھتے ہیں کہ:

''اولا تقویۃ الایمان دیوبندی دھرم کا قرآن ہے بلکہ بقول گنگوہی قرآن سے زائد اس کی شان ہے''

(ایضا ص/ ۱۴۴)

یہ بھی بہت بڑا دھوکہ ہے اللہ تعالی حفاظت فرمائیں، نہ دیوبندی دھرم میں تقویۃ الایمان قرآن ہے اور نہ حضرت گنگوہیؒ نے اس کی شان کو قرآن سے زیادہ بتلایا ہے۔

تلبیس: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پچھلا نبی ماننا جاہلوں کا خیال ہے:

لکھتے ہیں کہ:

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمہارا ایمان یہ ہے کہ ان کو سب سے پچھلا نبی ماننا جاہلوں

کا خیال ہے"

(ایضا/ ۲۶۴)

کتنا بڑا تلبیس ہے آج تک کسی دیوبندی نے یہ نہیں کہا ہے کہ نبی ﷺ کو آخری نبی ماننا جاہلوں کا خیال ہے۔

تلبیس: اللہ تعالی جھوٹ بول چکا: (معاذ اللہ)

حضرت گنگوہیؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بول چکا وہ نہ کافر ہے نہ گمراہ نہ فاسق بلکہ مسلمان سنی صالح ہے"۔

(فتاوی حشمتیہ ص/ ۴۹۰)

یہ بھی صریح کذب اور تلبیس ہے کہ حضرت گنگوہیؒ ایسے شخص کو سنی مسلمان مانتا ہے جس کا مذکورہ عقیدہ ہو۔ عجیب تماشہ ہے ایک طرف حضرت گنگوہیؒ کا فتوی چھپ چکا ہے کہ جو شخص ایسا عقیدہ کہ وہ کافر ہے (فتاوی رشیدیہ) پھر اس کے متعلق یہ کہہ رہا ہے کہ وہ ایسے شخص کو مسلمان مانتا ہے۔

تلبیس: شیطان کو خدا کی وسعت علم میں شریک ماننا:

براہین قاطعہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

"شیطان کو خدا کی وسعت علم میں اس کا شریک بتایا"

(قہر واجد دیان بر ہمشیر بسط البنان ص/۱۱)

یہ بھی بہت بڑا تلبیس ہے، اللہ ہمیں اس سے بچائیں، نہ کسی عالم نے اس طرح لکھا ہے اور نہ کسی کا یہ عقیدہ ہے۔ عجیب بات ہے ہم تو حضور ﷺ کو اللہ کی صفات میں شریک ماننے کے لئے تیار نہیں پھر کیونکر یہ ممکن ہے۔

تلبیس: تقویۃ الایمان کتاب التوحید کا ترجمہ ہے:

لکھتے ہیں کہ:

"محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں اس کی کتاب "کتاب التوحید" کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کے نام سے شائع کیا"۔

(تجانب اہل سنہ ص/ ۳)

یہ بھی جھوٹ ہے کہ تقویۃ الایمان کتاب التوحید کا ترجمہ ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ تجانب اہل سنہ کے مصنف کا نام طیب دانا پوری لکھا گیا ہے، لیکن درحقیقت یہ حشمت علی خان کی املاء کردہ تصنیف ہے جیسا کہ خود حشمت علی نے اپنے فتاوی حشمتیہ میں اس کا اقرار کیا ہے۔

تلبیسات مولوی احمد یار خان نعیمی

یہ شخص بریلویت میں حکیم الامت کا تمغہ امتیاز حاصل کر چکا ہے گو کہ بریلوت میں ان کو حکیم الامت کا مقام دیا جاتا ہے۔

تلبیس: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم بچوں، پاگلوں کے برابر:

نعیمی صاحب حفظ الایمان کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم بچوں، پاگلوں، جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے''

(جاء الحق ص/ ۴۲۰)

دونوں باتیں تلبیسات میں سے ہیں، نہ تشبیہ ہے اور نہ برابری، تشبیہ پر تو بریلوی تلا ہوا ہے اب برابری کی بحث بھی نکالا، لہذا ایسا کچھ بھی نہیں۔

تلبیس: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اردو بولنا دیوبند سے آگیا:

لکھتے ہیں کہ:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آ گیا''

(ایضا ص/ ۴۲۰)

ماقبل بھی اس عبارت کے متعلق وضاحت ہو چکی ہے کہ یہ ایک خواب ہے، اب بریلوی اس کو اس انداز میں نقل کر رہے ہیں کہ گویا مخاطب کو یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ دیوبندیوں نے اس بات کی تصریح کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ اللہ دیوبند کا شاگرد ہے۔

پھر عجیب بات ہے ایک خواب کو یونہی نقل کر رہے ہیں جو اسی طرح دیکھا اور نقل کیا گیا ہے۔ پہلے بریلوی بتائیں کہ اس خواب کو تسلیم کرتے ہیں کہ نہیں اگر کرتے ہیں تو یہ تو نہیں ہوسکتا کہ جو خواب میں دیکھا گیا ہے من وعن اسی طرح ہو جائے جو دیکھا گیا ہے۔ اگر تسلیم نہیں کرتے تو پھر نقل کرنے کی کیا ضرورت، یا پھر نقل کرنے کے بعد صاف کہہ دیں کہ یہ جھوٹا خواب ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ کونسا دھوکہ ہے کہ اس کو دیوبندیوں کے عقائد میں شامل کرنے کی کوشش کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالی ایسے تلبیس سے بچائے۔

ہوسکتا کہ کوئی ہمیں اس بات پر ٹھوک دیں کہ تمہارے فلاں بزرگ نے ہمارے فلاں خواب پر اعتراض کیا ہے اور اس کو ہمارا عقیدہ بتلایا ہے تو عرض ہے خواب پر سب سے پہلے اعتراض تمہارے لوگوں نے کیا تو الزاما ہمارے بزرگوں نے ایسا کچھ کہا ہے۔

تلبیسات مولوی فیض احمد اویسی

یہ شخص بریلویت میں مفسر قرآن کے نام سے جانا جاتا ہے، بریلوی ان کو مفسر اعظم پاکستان کے لقب سے نوازتے ہیں۔

تلبیس: حضرت حسینؓ اقتدار کے حصول کے لئے لڑے تھے:

لکھتے ہیں کہ:

''ہم اہلسنت کہتے ہیں کہ سیدنا امام حسینؓ کی شہادت حق کو بلند کرنے کے لئے تھی لیکن ہمارے بالمقابل خارجی (جنہیں اب وہابی، دیوبندی اور مودودی کہا جاتا ہے) کہتے ہیں کہ امام حسین اقتدار کے حصول کے لئے لڑے تھے اور ان کا بالمقابل یزید امام برحق تھا، اسی لئے آپ باغی ہو کر مرے''

(گستاخوں کا برا انجام ص/ ۱۰۲)

یہ بھی بہت بڑا تلبیس ہے، علماء اہلسنت اکابرین دیوبند میں سے کسی نے بھی ایسی بات نہیں کی ہے اور نہ اکابرین علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت حسینؓ اقتدار کے حصول کے لئے اور یزید امام برحق تھا اور معاذ اللہ حضرت حسین باغی ہو کر مرے۔

تلبیس: انبیاء کی توہین کو اعلی عبادت سمجھنا:

لکھتے ہیں کہ:

''انبیاء واولیاء خصوصا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی اور ہتک آمیز کلمات لکھنا، بولنا ان کا بہترین مشغلہ ہے اور ان کی توہین ان کے نزدیک عین توحید ہے اور اسے وہ اپنے لئے اعلی عبادت سمجھتے ہیں''۔

(التحقیق الکامل ص/ ۳)

یہ بھی تلبیس ہے معاذ اللہ علماء دیوبند انبیاء کی توہین کو اعلی عبادت سمجھتے ہیں۔ اللہ کی لعنت ایسے جھوٹوں پر جو ایسی باتیں لکھتے ہیں جو انسان تصور ہی نہیں کرسکتا، نہ جانے ان کے تصور میں کیسے آتے ہیں ایسی باتیں، سچ ہے ظرف میں جو ڈالو گے وہی نکلے گا۔ ایک تو توہین پھر اسے عبادت سمجھنا، یقینا ایک جاہل کے سامنے اگر یہ بات رکھ دو تو بھی وہ اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں چہ جائیکہ اہل علم کے سامنے ایسی باتیں کہنا۔

تلبیس: حضرات انبیاء سے محبت کی ضرورت نہیں

:

دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''حضرات انبیاء سے محبت کی ضرورت نہیں۔

میں کم بخت کیا چیز ہوں کہ میں اس کا انتظار کروں کہ مجھ سے محبت ہو، خود حضرات انبیاء علیہم السلام سے بھی محبت طبعی کرنا فرض نہیں، (افاضات الیومیہ جلد/ ۴ ص/ ۵۶۴)''

(التحقیق الکامل ص/ ۵۸)

غور فرمائیں کس انداز سے دھوکہ دے رہا ہے، جو عبارت نقل کیا ہے اس میں کیا ہے اور سرخی کیا قائم کر رہا ہے۔ حضرت تھانویؒ نے طبعی وغیر طبعی کی بات ہے کہ محبت طبعی فرض نہیں اور محبت طبعی تو اختیار میں نہیں ہوتا۔ اور موصوف بریلوی مطلق محبت نہ کرنے کی بات کر رہے ہیں۔

تلبیس: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاؤں کے چودھری کی طرح ہیں،

معاذاللہ

دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''نبی علیہ السلام گاؤں کے چودھری کی طرح ہیں (معاذاللہ)''

(التحقیق الکامل ص/۶۱)

آگے اپنی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے تقویۃ الایمان سے عبارت پیش کی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

''جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر نبی اپنی امت کا سردار ہے''

(تقویۃ الایمان ۷۲)

غور کریں کجا تقویۃ الایمان کی عبارت اور کجا دعوی، دعوی تو یہ کر رہا ہے کہ ''نبی علیہ السلام گاؤں کے چودھری کی طرح ہیں'' گویا کہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ معاذاللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گاؤں کی چودھری سے تشبیہ دیا ہے، حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں عبارت

میں محض ان معنوں کی بات ہے نہ کہ تشبیہ یا بقول ناقل ''کی طرح ہیں'' کے الفاظ۔

تلبیس مولوی کوکب نورانی اوکاڑوی

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افضل البشر کہنے والا مشرک:

دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''جولوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام بشر نہیں مانتے بلکہ افضل البشر مانتے ہیں اور اللہ کا نور مانتے ہیں، یہ لوگ ان کو مشرک کہتے ہیں''۔

(سفید و سیاہ ص/ ۱۱۰)

بہت بڑا دجل اور تلبیس ہے، اکابرین علماء دیوبند میں سے کسی نے بھی ایسے شخص کو مشرک نہیں کہا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افضل البشر کہے، اتنا بڑا الزام اس مسلک پر جس کا عقیدہ یہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر تو ہے لیکن افضل البشر، اکمل البشر۔

تلبیس مولوی صدیق فانی

بہشتی زیور اور حفظ الایمان کو فرنگی محل میں جلائی گئی:

مولوی صاحب اپنی کتاب ''افتخار اہلسنت''، میں لکھتے ہیں کہ مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے حکم سے بہشتی زیور اور حفظ الایمان کو جلائی گئی تھی۔

حالانکہ یہ بھی کذب اور دجل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

علمی، فنی، تاریخی، ادبی، فلسفی، سیاسی، مذہبی
اور متفرق مضامین کا بہترین مجموعہ
میری ڈائری
جلد اول
محمد عدنان فاروقی